محمد جواد بسیروری
متعلم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

شہادت آخری منزل ہے انسانی سعادت کی

اَحْمَدُہٗ وَ اُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ (سورۃ صف آیت)

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

جہاد کا معنی لغوی :

مشقت اٹھانا، جدوجہد کرنا اور کوشش و کاوش کرنا۔

جہاد کا شرعی معنی :

اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کوشش اور تگ و دو کرنا جو دینِ اسلام کی حمایت، اشاعت، مدافعت، رفعت اور تحفظ کے لیے ہو۔

جہاد اپنے اندر ایک وسیع و عریض مفہوم و مقصود رکھتا ہے، اور اُس کی وسعت تمام زندگی پہ چھائی ہوئی ہے۔ خدا کی راہ میں زندگی وقف کرنا، اور اُس کی رضا و خوشنودی کے لیے ہر حکم ماننا جہاد ہے۔ جہاد کی بہت سی اقسام ہیں۔ میں صرف اُن کا نام ہی لوں گا کیوں کہ تعریف وغیرہ کرنے سے بات لمبی ہو جائے گی۔

(۱) جہاد بالنفس (۲) جہاد بالمال (۳) جہاد بالدعوات (۴) جہاد بالقلم (۵) جہاد بالعلم (۶) جہاد بالسیف۔

ضرورتِ جہاد :

قرآن مجید میں جہاد کی ضرورت کے متعلق یہ ایک واضح آیت ہے :

"وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ"۔ (بقرہ ۲۵۱)
کہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ساتھ دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پڑ جاتا۔
میرے خیال کے مطابق علامہ اقبالؒ نے اسی آیت کی حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے کہا ہے:
ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز　　　چراغ مصطفوی سے شرارہ بولہبی

اسلام کی تعلیمات میں جہاد کی اہمیت:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں جہاد کی اہمیت کو یوں بیان فرمایا ہے:
"وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ"　　(البقرہ - ۱۹۰)
کہا جنگ کرو اللہ کے راستے میں جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔
اس آیت کی رو سے بچاؤ اور دفاع اللہ کی طرف سے فرض ہوگیا۔ اللہ رب کریم نے اسی فرضیت کو ایک جگہ یوں بیان فرمایا ہے:
وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ (البقرہ - ۱۹۳)
کہ اُن سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے، اور دین اللہ کے لیے ہو جائے۔
ایک جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ۔　　(توبہ - ۵)
کہا اُن سے لڑائی کرو جہاں بھی پاؤ تم اُن کو۔
ایک جگہ ارشاد فرمایا:
وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً۔　　(توبہ - ۳۶)
کہا کہ مشرکوں سے تمام لڑائی کرو جس طرح وہ اکٹھے تم سے لڑتے ہیں۔
ایک جگہ ارشاد ربانی ہے:
اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (توبہ - ۴۱)
فرمایا نکلو ہلکے یا بھاری اور جہاد کرو اپنے مالوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں۔
ایک جگہ ارشاد ہوا۔
قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ۔　　(توبہ - ۱۲۳)
لڑو ان لوگوں سے جو تمہارے قریب ہیں کفار سے۔

ایک اور جگہ ارشادِ ربّانی ہوا، فرمایا کہ :

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ط (الانفال ۔ ۶۰)

کہا کہ تیاری کرو اُن کے لیے جس قدر تم استطاعت رکھو قوت سے، اور سدھائے ہوئے گھوڑوں سے اُن کو ڈراؤ گے تم اُن کے ساتھ اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو، اور اوروں کو، اور اُن کے علاوہ کو۔

ایک اور جگہ فرمایا، اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو کہا :

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۔

اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کریں، اور اُن پر سختی بھی کریں۔

اللہ ربّ العزّت نے اور بھی کئی جگہ ارشاد فرمایا ہے، لیکن میں مضمون کی طوالت سے ڈرتے ہوئے کم کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

کہا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے یہ کہ میں لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے اور بھی بہت جگہ ارشاد فرمایا، بہرحال جہاد وہ چیز ہے جس کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا، اور پوری زندگی کو جہاد کے لیے صرف کر دیا، کبھی کوہِ صفا پہ نظر آتے ہیں تو کبھی طائف کی وادی میں نظر آتے ہیں۔ کبھی میدانِ بدر میں ۳۱۳ جانثاروں کے ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں، کبھی میدان اُحد میں نظر آتے ہیں، اپنے ۷۰۰ سو جانبازوں کے ساتھ تو کبھی خندق میں ۳۰۰ مجاہدوں کے ساتھ دشمن کے سامنے سینہ سپر ہوتے ہیں۔ تو کبھی میدان خیبر میں ۱۴۰۰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ کے ساتھ دشمنوں کی ریت کی بنائی دیوار کے سامنے فولاد کی چٹان نظر آتے ہیں، اور پھر آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ، جان نثاروں اور جانبازوں کا کیا کہنا کہ کبھی حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاد کی پکارسُن کر غسل کیے بغیر میدان جہاد میں کود پڑتے ہیں۔ کبھی امیر حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ جام شہادت نوش کر کے سید الشہداء کا لقب حاصل کرتے ہیں۔ کبھی خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرکوں کے سامنے کلمہ حق کہتے ہوئے جام شہادت نوش فرماتے ہیں۔ کبھی مصلّٰے نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جان جانِ آفرین کے سپُرد کرتے ہوئے اس شعر کا مصداق بن جاتے ہیں۔

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی　　حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

توکبھی حیدرِ کرّار اور شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ظلم و ستم کا نشانہ بناکر شہید کیا جاتا ہے تو کبھی عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چالیس دن تک بھوکا پیاسا رکھ کر شہید کیا جاتا ہے تو کبھی خلیفۂ اوّل ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منکرین زکوٰۃ سے مقابلہ اور جہاد کرنا پڑتا ہے ۔ الغرض جہاد وہ مقدّس و معظّم فریضہ ہے کہ جس کو انبیاء کرام ، صحابہ کرام اور تابعین کرام نے اپنی زندگی میں سرانجام دیا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ یہی جذبہ مسلمانوں میں ماند پڑ گیا ۔ برصغیر میں اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ آگیا، آپ کے مُرید آپ سے ملنے کی غرض سے جا رہے تھے ، راستے میں شدت کی پیاس لگی ، ایک کنوئیں پر چند خواتین اپنے مٹکوں میں پانی بھر رہی تھیں ، وہاں سے جاکر پانی طلب کیا ، عورتوں نے پانی پلایا اور کہا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں ۔ تو مُریدوں نے جواب دیا کہ اپنے پیرو مرشد سے ملنے جا رہے ہیں ۔ عورتوں نے کہا کہ اپنے مرشد سے کہنا کہ تم کیسے مجاہد ہو کہ تمہارے ہوتے ہوئے مسلمان عورتیں سکھوں کے قبضے میں ہیں ۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جونہی یہ پیغام سنا تو فرمایا بخاری شریف بعد میں پڑھاؤں گا ، پہلے سکھوں کے قبضے سے اپنی ماؤں اور بہنوں کو آزاد کرواؤں گا اور یہ نعرہ اپنے مجاہدین اور مریدوں کو دیا ۔

اٹھاؤ پرچم بڑھاؤ گھوڑے لگاؤ نعرے چلاؤ خنجر
کہ ہم فقیروں کی کی آہ زاری کو راہزنوں نے سنا ہی نہیں

لوگوں نے دیکھا کہ شاہ صاحب وادی بالاکوٹ کی سنگلاخ پہاڑیوں کے سامنے سکھوں سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے ۔ انھوں نے لوگوں کے دلوں میں جذبۂ جہاد کو اجاگر کیا اور فرمایا جو قوم "جہاد کو چھوڑ دیتی ہے وہ دنیا سے مِٹ جاتی ہے "

آج کے گئے گزرے دور میں علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جان کو راہِ حق میں قربان کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اہلِ حق ، اللہ والے اور اہلِ حدیث آج بھی زندہ ہیں اور زندۂ جاوید رہیں گے۔ علامہ شہید اپنی پوری زندگی میں اس شعر کا مصداق بنے رہے ۔

خوفِ غیر اللہ ہو میرے دل میں تو یہ ہے کافری
جھک نہیں سکتی کسی شدّاد کے آگے میری جبیں

نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِهِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ۔ (مسلم)

کہ جو شخص مر گیا ، اور اس نے لڑائی نہ کی ، اور لڑائی کا فکر و خیال بھی اپنے دل میں نہ لایا کہ جب لڑائی کا موقعہ آیا تو ضرور لڑائی کروں گا تو وہ منافقت کی ایک قسم پر مرا ۔

ایک اور حدیث ہے :

اَیُّ الْھِجْرَۃِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ اَلْجِھَادُ، قَالَ وَمَا الْجِھَادُ ؟ قَالَ اَنْ تُقَاتِلَ الْکُفَّارَ اِذَا لَقِیْتَھُمْ، قَالَ فَاَیُّ الْجِھَادِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُہٗ وَ اُھْرِیْقَ دَمُہٗ ۔ (بحوالہ ترغیب وترھیب)

کسی نے پوچھا کون سی ہجرت افضل ہے کہا جہاد۔ پھر اُس نے پوچھا جہاد کیا ہے آپؐ نے کہا یہ کہ تو کافروں سے جنگ کرے جب تو ان سے ملے، اُس نے پوچھا کون سا جہاد افضل ہے، آپؐ نے فرمایا وہ مجاہد جس کا گھوڑا ہلاک ہو جائے اور وہ شہید ہو جائے یا اس کا خون بہے۔

ایک جگہ ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہے :

جَاھِدِ الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ ۔ (بحوالہ احمد ونسائی)

یعنی اپنے مالوں اور زبانوں سے مشرکوں کے ساتھ جہاد کرو۔

ایک اور جگہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا :

مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ (بحوالہ بخاری ومسلم)

جس شخص نے جنگ کی تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ ہی کی راہ میں ہے۔

ایک طرف تو یہ ارشاد ہو رہے ہیں، اور دوسری طرف وہ نوجوان جو منزل ومکان میں ستون کی سی حیثیت رکھتا ہے، آج اُس کی توانائیاں مسکرات کی نذر ہو چکی ہیں۔ فکر وتدبّر جواب دے چکے ہیں۔ حیا وغیرت کا جنازہ نکل چکا ہے، تعلیم وتربیت کی بجائے تخریب کاری اور فساد فی الارض کا رجحان بڑھ چکا ہے۔

لفظ شباب ایک ایسا جاندار لفظ ہے جو اپنے دامن میں شجاعت، صلابت، رفعت، رعب، دبدبہ، ڈر اور عمل پیہم کے دِل آویز کے دِل آویز معانی سموئے ہوئے ہے، اگر کسی انسان میں صلاحیتِ شباب، قوتِ ایمانی، صلابتِ جسمانی، طاقتِ روحانی، جینے کی ترنگ، جنت میں داخل ہونے کی اُمنگ، تمنائے جہاد اور ذوقِ شہادت جمع ہو جائیں تو اُس انسان کے نصیبے کا کیا کہنا ؟ کہ روزِ محشر کی ناقابل برداشت حرارت کے موقع پر ظلِ رحمانی کے نیچے محو استراحت ہوگا۔ الفاظ یہ ہیں :

سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ ۔

خدا دورِ حاضر کے نوجوان کے نصیبے میں ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

جہاد کی صفات کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ :

مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ (بحوالہ بخاری)

شاعر نے اس کا ترجمہ اپنی زبان میں کیا خوب ہی کیا ہے۔

جس کے پاؤں پر پڑی گرد صفِ جہاد   وہ جہنم سے بچا اور آگ سے آزاد

ایک اور حدیث ہے:

لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ، وَمَا اللَّوْنِ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ ۔ (بخاری و مسلم)

کہ جو کوئی اللہ کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو اُس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے مگر وہ قیامت کے دن آئے گا اور اُس کے زخم سے خون بہہ رہا ہو گا رنگ خون کا ہو گا مگر بُو مشک جیسی ہو گی۔

اسی طرح آپ نے ایک اور جگہ فرمایا:

مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَمَا فِي الْأَرْضِ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ بِمَا يَرَى عَنِ الْكَرَامَةِ ۔

یعنی کوئی شخص جنت سے نکلنے کی خواہش نہیں کرے گا مگر شہید۔ وہ خواہش کرے گا یہ کہ لوٹے دنیا کی طرف تو وہ دس مرتبہ قتل کیا جائے یہ اس وجہ سے ہے جو اُس نے شہید ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ شہید ہی کی خصوصیت ہے کہ اُس کو مرتے وقت معمولی سی تکلیف ہوتی ہے، وگرنہ دنیا کے ہر انسان کو زبردست تکلیف ہوتی ہے۔

ایک حدیث ہے اسی کے متعلق:

اَلشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ (ترمذی نسائی)

کہا شہید قتل ہونے کی تکلیف نہیں پاتا مگر جس طرح تمہارا ایک چیونٹی کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔

ایک اور حدیث ہے۔ جو ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے جس کا سیاق و سباق اور لُبِ لباب یہ ہے کہ شہید کے لیے اللہ کے ہاں چھ خصلتیں ہیں۔ پہلی دفعہ اس کو بخش دیا جاتا ہے، وہ جنت میں اپنی جگہ قبل از شہادت دکھایا جاتا ہے۔ بڑی سے بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہتا ہے، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے۔ اس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ بہتر حوروں کے ساتھ اس

کا نکاح کیا جاتا ہے۔ اپنے قرابت داروں میں سے ستر آدمیوں کے لیے اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے، اور ایک اور حدیث نبویہ میں ہے کہ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

لوگو آج ہم نے جہاد کو چھوڑ دیا ہے، اس لیے ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ پاکستان اور دنیائے اسلام کے مسلمان ایک عظیم ابتلا اور آزمائش سے گزر رہے ہیں۔ مسلمان جس کی زندگی سراپا جہاد تھی جس کی ہر کوشش اللہ کے لیے تھی، جس کے خمیر میں جہاد تھا، اور جس کے فکر و تدبر میں جہاد تھا۔ بالآخر آج وہی جذبہ ٹھنڈا پڑ چکا ہے۔

مجاہدوں کے بازوتے فلک فگن عجیب ہیں — بہادروں کے پنجہ ہائے تیغ زن عجیب ہیں
یہ جسم ہائے خونچکاں وبے کفن عجیب ہیں — مجاہدوں شہیدوں کے یہ بانکپن عجیب ہیں

اللہ تعالیٰ دنیائے اسلام کے مسلمانوں کے ٹھنڈے جذبے کو گرمائے اور اُجاگر کرے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۝

ابو سعید قاری

علامہ ظہیرؒ

مردِ مومن نے جگایا غافلوں کو خواب سے
جوہرِ گفتار سوزِ صورتِ سیماب سے
ہو گئی مقبولِ رب اس کی تگ و دَو باثمر
سرزمینِ پاک مدفن سے عیاں اس کی قدر